جھریا ضلع دھنباد کا تاریخی مناظرہ

روداد مناظرہ

مناظرِ اہلسنت
رئیس القلم علامہ ارشد القادری صاحب

مناظرِ دیوبند
مولانا محمد طاہر گیاوی صاحب

شائع کردہ
مکتبہ جام نور ۴۲۲ مٹیا محل
جامع مسجد دہلی ۶

روئدادِ مُناظرہ

جھریا ضلع دھنباد کے مناظرہ میں

دیوبندیوں کی شرمناک شکست

بحث کے دوران

کتاب سے جعلی عبارت پڑھتے ہوئے پکڑے گئے

پہلی ہی نشست میں دیوبندی مولوی اتنے بدحواس ہوگئے کہ انھوں نے مناظرہ سے صاف انکار کردیا

چالیس ہزار کے مجمع عظیم نے

اہلِ سُنّت کی فتح مُبین کا جشن منایا

شائع کردہ: مکتبہ جامِ نور- ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

کتابت: محمد شفیق فیضی دہلی

عبد المصطفیٰ محمد ... ابن میراں صاحب نقارچی

محمد حنیف رضوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جھریا کول فیلڈ جو سارے ملک میں کوئلے کی کانوں کے لئے مشہور ہے۔ اب سے چند ماہ پیشتر اس علاقے میں اہلِ سنّت کے خلاف مولوی ارشاد احمد مبلغ دیوبند مولوی محمد ٹانڈوی، مولوی عارف سنبھلی، مدرس ندوۃ العلماء لکھنؤ اور امارتِ شرعیہ بہار کے مبلغ مولوی ضیاء اللہ کی اشتعال انگیز سرگرمیوں کے نتیجے میں یہاں مناظرہ کا ماحول پیدا ہوا اور مولوی ارشاد احمد دیوبندی نے اپنے متعدد جلسوں میں علمائے اہلسنّت کو نام لیکر للکارا اور انھیں مناظرہ کا چیلنج دیا۔ بڑی مشکلوں سے انہیں گھیرا گیا اور بات کا سلسلہ آگے بڑھا یہاں تک کہ ۷ رجنوری ۱۹۷۸ء کو جھریا کی چھوٹی مسجد میں حضرت علامہ ارشد القادری اور مولوی ارشاد احمد صاحب کی موجودگی میں جھریا کے معززین و عمائدین جمع ہوئے اور مناظرہ کے لئے ۲۲، ۲۳، ۲۴ راپریل ۱۹۷۸ء کی تاریخ مقرر ہوگئی۔ اور مناظرہ کے انتظام کے لئے بائیس افراد پر مشتمل ایک مناظرہ کمیٹی کی تشکیل بھی عمل میں آگئی جس کے دو سربراہ مقرر کئے گئے۔ ایک جناب واجد حسین صاحب فروٹ مرچنٹ اور دوسرے جناب تراب علی صاحب۔

مناظرہ گاہ کے لئے سندری روڈ پر نیچے کلھی کا میدان مقرر ہوا تھا لیکن پولیس نے امن عامہ کے پیشِ نظر جھریا کی جامع مسجد کو زیادہ پسند کیا۔ مناظرہ کا وقت صبح نو بجے تا ۱۲ بجے دن اور شب میں نو بجے تا ۱۲ بجے رات کمیٹی نے طے کیا تھا۔

پروگرام کے مطابق ۲۲ راپریل ۱۹۷۸ء کو وقت سے آدھ گھنٹہ پیشتر صبح ساڑھے آٹھ بجے علمائے اہلسنّت کا قافلہ کتابوں کے ساتھ مناظرہ گاہ میں پہنچ گیا۔ جبکہ دیوبندی علماء آدھ گھنٹہ کی تاخیر سے ساڑھے نو بجے پہنچے۔ اہلِ سُنّت کے اسٹیج سے تلاوتِ قرآن کے بعد خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب

نظامی نے افتتاحی تقریر فرمائی اور اہلِ سُنّت کے اسٹیج کی صدارت کے لئے امام التارکین مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج شاہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ کا نام نامی اسم گرامی پیش کیا جس کی تائید نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شریف الحق صاحب امجدی نے فرمائی۔

اس کے بعد صدر جلسہ حضرت مجاہدِ ملت نے اہلِ سُنّت کے مناظر کی حیثیت سے حضرت علامہ الحاج ارشد القادری صاحب کے نام کا اعلان کیا اور دیوبندی اسٹیج سے مطالبہ کیا کہ وہ بھی اپنے اسٹیج کے صدر اور مناظر کے نام کا اعلان کریں۔

کافی ردوکد اور تاخیر کے بعد دیوبندی اسٹیج سے صدارت کے لئے مولوی ارشاد احمد مبلغ دیوبند اور مناظر کی حیثیت سے مولوی محمد طاہر دیوبندی کے ناموں کا اعلان ہوا

اس اعلان کے بعد فوراً ہی مناظر اہلسنّت علامہ ارشد القادری صاحب کھڑے ہو گئے اور انہوں نے مولوی ارشاد احمد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے اس علاقہ میں ہر طرف ڈینگ مارتے پھر رہے تھے کہ میں ارشد القادری سے مناظرہ کے لئے تیار ہوں لیکن آج جب ارشد القادری آپ کے سامنے کھڑا ہے تو آپ کو مقابلے پر آنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اور اپنی بلا دوسرے کے سر ڈال کر آپ نے اپنی جان بچائی۔ آپ میں ذرا بھی غیرت ہو تو آئندہ اپنی یہ بزدلی نہ بھولئے گا۔

اس کے بعد مناظرِ اہلسنّت نے اپنی بحث کا آغاز کیا اور علمائے اہلِ سنّت اور علمائے دیوبند کے مابین بنیادی اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دیوبندی فرقے کے اکابر نے بارگاہِ الوہیت اور رسالت میں کھلی ہوئی توہین اور ضروریاتِ دین کا انکار کر کے اسلام و ایمان سے اپنا رشتہ منقطع کر لیا ہے۔

مثال کے طور پر اس فرقے کے ایک مشہور پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب حفظ الایمان جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے اس کے صـ۷ پر انھوں

نے سرکارِ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں، درندوں، کیڑے مکوڑوں اور دیگر رذائل کے علم سے تشبیہہ دیکر سرکارِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدترین قسم کی گستاخی کی جس کی پاداش میں عرب وعجم کے علمائے ربانیین نے ان کے خلاف کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔

اتنا کہنے کے بعد مناظر اہلِ سنّت نے حفظ الایمان کی اصلی عبارت پڑھ کر سنائی اور اپنے فریق مقابل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب آپ حضرات کے لئے دو ہی راستے ہیں۔ یا تو بارگاہِ رسالت کے ایک گستاخ مجرم کے خلاف علمائے امّت کے فتوے کی تصدیق یا پھر اس توہین بھری عبارت سے تھانوی صاحب کا کفر اٹھائیے۔

اس کے بعد جوابی تقریر کے لئے دیوبندی مناظر کھڑا ہوا اور مناظرِ اہلِ سُنّت کے سوال کا جواب دینے کے بجائے انہوں نے مطالبہ کیا کہ پہلے آپ لوگ اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں کیونکہ علمائے دیوبند کے نزدیک آپ لوگ بھی مسلمان نہیں ہیں۔ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں انھوں نے اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت فاضلِ بریلوی کے الملفوظ کی ایک عبارت پڑھ کر سنائی جو اعلیحضرت کی تصنیف نہیں ہے بلکہ ان کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ جس میں لکھا ہوا ہے کہ زمین دو دن میں پیدا ہوئی اور آسمان چار دن میں پیدا ہوا جبکہ قرآن مجید کی آیات کی رو سے آسمان دو دن میں پیدا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ یہ قرآن کا کھلا ہوا انکار ہے اور قرآن کا انکار کفر ہے۔ اس لئے قرآن کا انکار کرکے چونکہ آپ لوگ کافر ہو گئے ہیں۔ لہٰذا اپنا مسلمان ہونا ثابت کیجئے۔

اس کے بعد مناظر اہلسنّت حضرت علاّمہ ارشد القادری صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے گرجتی ہوئی آواز میں اپنے فریقِ مقابل کو للکارتے ہوئے کہا کہ آپ اگر مناظرہ کے اصول سے واقف ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے بحث میں سبقت کر کے مدعی کی حیثیت حاصل کر لی ہے اس لئے صفائی پیش کئے بغیر اپنے فریق کے خلاف کوئی الزام قائم کرنا اصولی طور پر صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا جب تک آپ ہمارے سوال کا جواب نہیں دیں گے اس وقت تک آپ کے سوال کے جواب کی کوئی ذمّہ داری مجھ پر عائد نہیں ہوتی۔ اور جہاں تک ہمارے مسلمان ہونے کا تعلق ہے تو اس کے ثبوت کیلئے خود آپ کے دیوبندی اکابر کی شہادتیں آپ تمام حضرات پر حجت ہیں کیونکہ شرائطِ مناظرہ کے مطابق ہر فریق کے اکابر کی تحریر دوسرے فریق پر حجت ہوگی۔

اس کے بعد مناظرِ اہلِ سُنّت نے للکارتے ہوئے کہا۔ یہ دیکھئے میرے ہاتھ میں کمالاتِ اشرفیہ نام کی ایک کتاب ہے جس کے صفحہ ۳۸۱ پر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے علمائے بریلی کے متعلق یہ اعتراف کیا ہے کہ بریلی والوں کے پیچھے ہماری نماز ہو جائے گی وہ ہمیں کافر کہتے ہیں لیکن ہم انھیں کافر نہیں کہتے ــــــ۔

مناظر اہلِ سنّت نے فرمایا کہ اس عبارت کی روشنی میں یہ امر بالکل واضح ہو گیا کہ ہم آپ کے اکابر کے نزدیک نہ صرف یہ کہ مسلمان ہیں بلکہ آپ لوگوں کے امام بھی ہیں۔

اب آپ ہمارے خلاف یہ الزام تراش رہے ہیں کہ ہم نے قرآن کا انکار کیا ہے اگر یہ الزام صحیح ہے تو بتائیے کہ آپ کے اکابر ایک منکرِ قرآن کو مسلمان اور امام مان کر خود کافر ہو گئے یا نہیں۔

حفظ الایمان کی کفری عبارت لکھ کر علمائے عرب وعجم کے نزدیک آپ کے اکابر کافر تو تھے ہی ایک نیا کفر آپ نے بھی ان کے سر پر لاد دیا۔

اس لئے آپ میں ذرا بھی غیرت ہو تو تھانوی صاحب کے سر سے حفظ الایمان کی عبارت کا کفر اٹھا کر انھیں مسلمان ثابت کیجئے اور ایک نیا کفر جو آپ نے اپنے اکابر کے سروں پر ابھی مسلط کیا ہے اسے بھی اٹھائیے۔

یاد رکھئے کہ ہمارے پہلے سوال کا جواب دینے کے بجائے آپ جو گریز کا راستہ اختیار کر رہے ہیں یہ عادت آپ کو شکست کی منزل کی طرف لے جائے گی۔

اس کے بعد دیوبندی مناظر کھڑا ہوا اور وہ حفظ الایمان کی کفری عبارت سے متعلق مناظر اہلِ سنّت کے سوال کا اس بار بھی کوئی جواب نہیں دے سکا۔ اور الملفوظ کی پھر ایک عبارت پڑھ کر سنایا کہ اس میں مولانا احمد رضا خاں صاحب نے فرمایا ہے کہ کوئی رسول شہید نہیں ہوا جبکہ قرآن میں موجود ہے کہ رسول بھی شہید ہوئے۔ لہٰذا یہ بھی قرآن ہے ــــ اور ظاہر ہے کہ قرآن کا انکار کرنے والا کافر ہے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ دیوبندی مناظر نے یہ بھی کہا کہ آپ اپنا اسلام ثابت کرنے کے لئے ہمارے بزرگ مولانا تھانوی صاحب کے دامن میں پناہ نہ لیجئے۔

اس کے بعد مناظر اہلِ سُنّت حضرت علامہ ارشد القادری صاحب کھڑے ہوئے اور انھوں نے فرمایا کہ آپ نے ہم سے مطالبہ کیا تھا کہ اپنا مسلمان ہونا ثابت کرو۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم نے آپ ہی کے بزرگوں کی تحریروں سے اپنا مسلمان ہونا ثابت کر دیا۔

یاد رکھئے! آپ سے ہمارا مناظرہ ذاتی حیثیت میں نہیں ہو رہا ہے بلکہ اس حیثیت سے ہو رہا ہے کہ آپ علمائے دیوبند کے وکیل ہیں اس لئے آپ کی کوئی آواز جو آپ کے جماعتی مسلک کے خلاف ہو وہ ہرگز قابلِ سماعت نہ ہو گی۔

ہم نے پچھلی نشست میں تھانوی صاحب کی شہادت سے اپنا مسلمان ہونا

ثابت کر دیا اب مزید شہادتیں اور ملاحظہ فرمائیے۔

یہ دیکھئے فتاویٰ دار العلوم دیوبند کی ساتویں جلد ہے اس میں آپ کے مفتی صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی اور ان کے ماننے والے مسلمان ہیں۔

پھر مزید ایک قلمی فتویٰ ملاحظہ فرمائیے جو ۴۲ئہ کا ہے اس میں بھی اعلیٰ حضرت اور ان کے ماننے والوں کے متعلق یہ صراحت موجود ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور ان کے ماننے والے مسلمان ہیں۔

اپنا اسلام ثابت کرنے کے لئے تھانوی صاحب کے دامن میں ہم پناہ نہیں لے رہے ہیں بلکہ صرف یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ "مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری" کے اصول پر ہمارا مسلمان ہونا اتنا واضح ہے کہ آپ کے بڑے بڑوں کو بھی ہمارے اسلام پر انگلی رکھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ آپ کی کیا بساط ہے۔

آپ نے اس بار بھی "حفظ الایمان" کی عبارت کا کفر اٹھانے سے گریز کیا ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ تھانوی صاحب کو مسلمان ثابت کرنے سے آپ اور آپ کے اسٹیج کے سارے علما قطعاً عاجز ہیں۔

آپ نے ہمارے اوپر انکارِ قرآن کا پھر الزام عائد کر کے اس سوال کو اور واضح کر دیا ہے کہ اگر ہم قرآن کے منکر ہیں تو آپ کے اکابر ایک منکر قرآن کو مسلمان کہہ کر خود کافر ہوئے یا نہیں۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ ہم نے قرآن کی کسی آیت کا ہرگز انکار نہیں کیا ہے۔ بلکہ آپ ہی حضرات کو قرآن سمجھنے کا شعور نہیں ہے۔

اب اپنے اکابر کا ایک تازہ کفر اور ملاحظہ فرمائیے۔

یہ دیکھئے میرے ہاتھ دار العلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب "تصفیۃ العقائد" ہے جس میں انہوں نے ص۲۳ پر لکھا ہے کہ جھوٹ سے پاک ہونا انبیاء کے لئے ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے ص۲۵ پر یہاں تک لکھ دیا ہے کہ جھوٹ

بولنا اور گناہوں کا مرتکب ہونا انبیاء کی شان کے خلاف نہیں ہے۔ یہ ہے بانئ دیوبند مولوی قاسم صاحب نانوتوی کا وہ کھلا ہوا کفر جس پر بریلی سے نہیں بلکہ خود آپ کے مدرسہ دیوبند سے کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے۔ اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر کہا گیا ہے۔ ثبوت کے لئے دیکھئے دیوبند سے شائع ہونے والا ماہنامہ تجلی بابت ماہ اپریل ۱۹۵۶ء ص۱۔

اب اس کے بعد بھی اگر آپ حضرات اپنے اکابر کو مسلمان سمجھتے ہیں تو خود ہی آپ بتائیے کہ ایک کافر کو مسلمان سمجھ کر آپ حضرات خود کافر ہوئے یا نہیں۔ اب آپ حضرات میں ذرا بھی ہمت ہو تو آپ "حفظ الایمان" کی عبارت کا کفر اٹھا کر تھانوی صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیجئے۔ اور بانئ دارالعلوم دیوبند پر خود آپ ہی کے مدرسہ دیوبند سے جو کفر کا فتویٰ صادر ہوا ہے اس کی روشنی میں بتائیے کہ وہ آپ حضرات کے نزدیک بھی جب کافر ہیں تو ایک کافر کو اپنا مذہبی پیشوا مان کر آپ حضرات بھی کافر ہوئے یا نہیں؟

آپ کے سارے سوالات کا میں الزامی جواب دے چکا۔ اب آپ میں ذرا بھی غیرت ہو تو میرے سوالات کا جواب دے کر اپنے دیوبندی اکابر کا مسلمان ہونا ثابت کیجئے۔

اس کے بعد دیوبندی مناظر کھڑا ہوا۔ اور اس بار بھی وہ اپنے اکابر کا کفر اٹھانے سے عاجز رہا۔ نہ حفظ الایمان کی کفریہ عبارات ہی کا کوئی جواب دے سکا اور نہ ہی تصفیۃ العقائد کی کفری عبارت پر مولوی قاسم نانوتوی کے خلاف مدرسہ دیوبند سے صادر ہونے والے کفر کے فتوے کی کوئی صفائی پیش کی۔ اور نہ ہی مناظر اہلِ سنّت کے پچھلے سوالات میں سے کسی سوال کو ہاتھ لگایا۔

البتہ اس بار بھی اس نے "الملفوظ" کے حوالے سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر یہ الزام عائد کیا کہ انھوں نے فرمایا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبر شریف میں

زندہ ہیں اور حضور کی ازواجِ طیبات قبر شریف میں پیش کی جاتی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ نیز انھوں نے بتایا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے "حدائقِ بخشش" حصّہ سوم میں امّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں گستاخی کے اشعار لکھے ہیں۔ اسلئے آپ لوگ اپنا مسلمان ہونا ثابت کیجئے۔

اس کے بعد اہلِ سنّت کے فاضل مناظر حضرت علّامہ ارشد القادری صاحب کھڑے ہوئے اور انھوں نے دیوبندی مناظر کو للکارتے ہوئے کہا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان اس وقت موضوع بحث یہ ہے کہ ہم آپ کے اکابر کو بالزام توہین رسالت و انکار ضروریاتِ دین کافر کہتے ہیں۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں ہم نے آپ کو تفصیل کے ساتھ بتایا کہ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف کو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کے علم کے مماثل قرار دیکر حضور کی شان میں نہایت کھلی ہوئی گستاخی کی ہے جس کے پاداش میں علمائے عرب و عجم نے انھیں دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا ہے اور آپ کے دوسرے پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کے بارے میں وضاحت کے ساتھ میں نے بتایا ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب "تصفیۃ العقائد" میں انبیاء کرام کو جھوٹا اور گناہوں کا مرتکب قرار دے کر اسلام کی بنیاد ہی کو ڈھا دیا ہے۔ اور اپنے اس کفر صریح کی بنیاد پر نہ صرف وہ علمائے بریلی کے نزدیک کافر ہیں بلکہ خود آپ کے علمائے دیوبند نے بھی انھیں کافر قرار دیا ہے لیکن آپ نے اپنی کئی بار کی تقریر میں نہ مولوی اشرف علی تھانوی ہی کا کفر اٹھایا اور نہ ہی مولوی قاسم نانوتوی کا مسلمان ہونا ثابت کیا، بار بار ہم آپ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ یا تو آپ اپنے اکابر کا مسلمان ہونا ثابت کیجئے یا پھر اقرار کیجئے کہ آپ ان کا کفر اٹھانے سے

عاجز ہیں ۔ یا ہم نے آپکے بزرگوں کے خلاف کوئی غلط حوالہ دیا ہے تو ہزاروں مسلمانوں کے سامنے ہمارا جھوٹ فاش کر دیجئے ، لیکن نہ تو آپ اپنے اکابر کا مسلمان ہونا ثابت کر رہے ہیں اور نہ ہی حوالوں کی غلطی کا اعلان کر رہے ہیں ۔

میں آپکے اکابر کی متعدد تحریروں اور فتووں سے اپنا اور اپنے اکابر کا مسلمان ہونا ثابت کر چکا ۔ لیکن اس کے بعد بھی آپ بار بار ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم اپنا مسلمان ہونا ثابت کریں ۔

لیجئے اس بار پھر مدرسہ دیوبند کا ایک تازہ فتویٰ پیش کر رہا ہوں جو اسی سال جنوری ۸۷ء میں مدرسہ دیوبند سے جاری کیا گیا ہے ، جس میں اعتراف کیا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی اور ان کے ماننے والے مسلمان ہیں ۔

مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ چونکہ آپ لوگ خدا کا جھوٹ بولنا ممکن سمجھتے ہیں جس کے ثبوت میں " براہین قاطعہ " اور " تذکرۃ الخلیل " کو حوالے کے طور پر پیش کر رہا ہوں جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے اور نبی کے بارے میں تصفیۃ العقائد کے حوالہ سے پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ آپ لوگ انبیاء کو بھی جھوٹا سمجھتے ہیں اس لئے اپنے اکابر کی تحریروں اور فتووں کو بھی اگر آپ لوگ جھوٹ سمجھیں تو یہ چنداں حیرت کی بات نہیں ہے ۔

اس بار بھی آپنے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر دو اعتراضات کئے ہیں ۔ میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ میں آپکے اعتراضات کا جواب ہی دینے کے لئے یہاں کھڑا ہوں لیکن پہلے آپ ہمارے سوالوں کا جواب دیجئے ۔ اس کے بعد آپکے ایک ایک سوال کا جواب تفصیل کے ساتھ پیش کروں گا ۔

مناظرِ اہلِ سنّت نے گرجتے ہوئے فرمایا کہ آپ اخیر میں ایک اور بات غور سے سنئیے ۔ جب شرائطِ مناظرہ میں آپکے اکابر کی تحریروں اور فتووں سے اپنا اور اپنے

اکابر کا مسلمان ہونا ثابت کر چکا جس سے آپکے اکابر کا مسلک اچھی طرح واضح ہو گیا کہ وہ ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں ۔ اب آپکے لئے دو ہی راستے ہیں اگر آپ ہمیں کافر سمجھتے ہیں تو اپنے اکابر کی ان تحریروں اور فتووں کی صفائی دیجئے جن میں انھوں نے ہمارے مسلمان ہونے کا اعتراف کیا ہے ۔ یا پھر اپنے اکابر کا جماعتی فتویٰ دکھلائیے کہ وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور ان کے ماننے والوں کو کافر سمجھتے ہیں ۔

اس کے بعد دیوبندی مناظر کھڑا ہوا اور اس بار بھی رٹائے ہوئے طوطے کی طرح ایک ہی بات کا اعادہ کرتا رہا کہ آپ لوگ اپنا مسلمان ہونا ثابت کیجئے ۔ حفظ الایمان اور تصفیۃ العقائد کی صفائی میں اس بار بھی ایک لفظ نہیں بول سکا ۔

اس کے بعد دیوبندی مناظر نے ایک کتاب پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے اکابر کی کتاب ہے ۔ آپ کا اصرار ہے کہ ہم آپکے اعلیٰ حضرت کے خلاف اپنے اکابر کا کوئی فتویٰ دکھلائیں تو لیجئے ، سنئیے ۔ اس کتاب کے سولہ صفحہ پر لکھا ہوا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں کافر ہیں ، دائرۂ اسلام سے خارج ہیں ، دشمنِ رسول ہیں ، اور لعنت کے مستحق ہیں جیسے ہی انہوں نے یہ عبارت پڑھ کر سنائی ۔ مناظرِ اہلِ سنّت نے تصحیح نقل کا مطالبہ کیا اور اسٹیج کی طرف سے حضرت مولوی انتخاب قدیری صاحب اور مولانا مفتی مطیع الرحمٰن صاحب مضطر یکے بعد دیگرے کتاب کا حوالہ دیکھنے کے لئے دیوبندی اسٹیج پر پہنچ گئے ۔ وہاں جاکر دیکھا تو کتاب کے ابتدائی اوراق غائب تھے اور جس صفحہ سے وہ عبارت پڑھی جا رہی تھی اس صفحہ میں وہ عبارت موجود نہیں تھی ۔ جیسے ہی عوام کو خدا کے گھر میں دیوبندی مناظر کی اس چوری ، جعل سازی اور فریب کاری کا حال معلوم ہوا سارا مجمع شرم شرم کے نعروں سے گونج اٹھا اور دیوبندی اسٹیج پر موت کا سناٹا چھا گیا ۔

مولوی ارشاد احمد دیوبندی ، مولوی نور محمد ٹانڈوی اور مولوی سیف اللہ

نے شرم سے اپنے سر جھکا لئے۔ اس وقت دیوبندی اسٹیج کی رسوائی کا عالم قابلِ دید تھا ایک گھنٹہ تک کتاب دکھانے کا مطالبہ ہوتا رہا۔ لیکن دیوبندی مناظر اپنی ہزار ذلتوں کے باوجود کتاب میں وہ عبارت نہیں دکھلا سکا۔

جب دیوبندی مناظر کا عجز اچھی طرح آشکارا ہوگیا تو صدر مناظرہ کمیٹی نے دیوبندی اسٹیج سے اعلان کیا کہ دیوبندی مناظر کتاب میں وہ عبارت دکھلانے سے قاصر ہیں۔ اب چونکہ مناظرہ کا وقت ختم ہوگیا ہے اس لئے دوسری نشست ٹھیک ۹ بجے رات سے شروع ہو جائے گی۔ اس کے بعد سارا مجمع صلوٰۃ وسلام کے لئے کھڑا ہوگیا مولوی ارشاد احمد دیوبندی، مولوی نور محمد ٹانڈوی اور مولوی سیف اللہ صلوٰۃ وسلام کے لئے ہاتھ باندھے کھڑے رہے۔ اخیر میں نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت علامہ شاہ اختر رضا خاں ازہری کی دعاء پر آج کی مجلس تمام ہوئی۔

اچانک سات بجے شام کو مولوی ارشاد احمد دیوبندی نے مناظرہ کمیٹی کے صدر سے کہا کہ وہ مناظرہ کرنے سے قاصر ہیں۔ لیکن اعلان کے مطابق حضرت مجاہد ملت کی سربراہی میں علمائے اہلِ سنّت کا نورانی قافلہ ۹ بجے شب سے پہلے مناظرہ گاہ میں پہنچ گیا اور دس بجے تک دیوبندی مولویوں کا انتظار کرتا رہا۔ جب وہ دس بجے تک نہیں آئے تو دور دراز سے آئے ہوئے بیس پچیس ہزار کے مجمع کو جشن فتح کے جلسہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ لوگوں نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ نہ پولیس کی طرف سے کوئی رکاوٹ پیدا ہوئی اور نہ ہی مناظرہ کمیٹی نے اپنی انتظامی ذمّہ داریوں سے انکار کیا۔ ان حالات میں دیوبندی مولویوں کے شرمناک فرار کی سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ وہ اپنے رسواکن انجام اور ذلّت آمیز شکست سے خائف تھے اس لئے انھوں نے فرار کی ذلّت کو شکست کی ذلتوں پر ترجیح دی۔

جشنِ فتح کے جلسہ میں مجاہد دوراں حضرت مولانا سیّد مظفر حسین کچھوچھوی، خطیبِ مشرق مولانا مشتاق احمد نظامی، نائب مفتی اعظم حضرت علاّمہ شریف الحق امجدی، قائدِ ملّت مولانا سیّد شاہ اسرار الحق صاحب، فخرِ بہار مولانا محمد میاں کامل سہسرامی، اور خطیبِ شہیر مولانا انتخاب قدیری کی نہایت کامیاب اور مؤثر تقریریں ہوئیں۔

مناظرِ اہلِ سُنّت حضرت علاّمہ ارشد القادری صاحب کی تقریر اس لحاظ سے بہت زیادہ قابلِ قدر تھی کہ انھوں نے مناظرے کی روداد سناتے ہوئے بہت سے اہم گوشے اجاگر کئے۔ انھوں نے بتایا کہ آج کے مناظرے میں ہماری پوری گفتگو، موضوع بحث کے گرد گھومتی رہی۔ دیوبندی مناظر نے ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیا جبکہ ہم نے الزامی جوابات کے ذریعہ ان کے ہر سوال کو مسمار کر دیا۔ تحقیقی اور تفصیلی جواب کے لئے میں دوسری نشست کا منتظر تھا لیکن مجھے ہرگز یہ گمان نہیں تھا کہ دیوبندی مناظرین اتنی جلد ہتھیار ڈال دیں گے۔ اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آج کے جلسۂ عام میں دیوبندی مناظر کے اٹھائے ہوئے سوالات پر تھوڑی سی روشنی ڈال دوں۔

دیوبندی مناظر کے سوالوں کے جوابات:۔

(۱) آسمان کی پیدائش کے سلسلے میں "الملفوظ" پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے مناظرِ اہلِ سُنّت نے فرمایا کہ اپنے ترجمۂ قرآن میں اعلیٰحضرت نے اس مسلک کی صراحت کی ہے کہ زمین اور زمین کے متعلقات چار دن میں بنائے گئے اور آسمان دو دن میں بنایا گیا۔ حوالہ دیکھئے "کنز الایمان" ص۵۶۷ و ۵۶۸۔

اس لئے ماننا پڑے گا کہ 'الملفوظ' میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے آسمان کی پیدائش کیلئے چار دن کا جملہ چھپ گیا ہے۔ اور کتابت کی غلطیوں سے دنیا کی کوئی کتاب بھی شاید ہی محفوظ ہو۔ خود دیوبندیوں کی کتابوں میں بھی اس طرح کی بے شمار غلطیاں

موجود ہیں۔ مثال کے طور پر "الشہاب الثاقب" میں مولوی حسین احمد صاحب مدنی نے مولوی اشرف علی تھانوی کو دجال زمانہ لکھ دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کتابت کی غلطی ہے۔
پچھلے دنوں نرساچٹی کے جلسہ کے ایک اشتہار میں مولوی ارشاد احمد دیوبندی کے نام آگے "شہید المرسلین" وہاں کے دیوبندیوں نے چھاپ دیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی کتابت ہی کی غلطی ہوگی۔

(۲) رسولوں کی شہادت سے متعلق "الملفوظ" پر اعتراض کے جواب میں مناظر اہلِ سنّت نے فرمایا کہ قرآن شریف میں جن آیتوں سے رسولوں کے شہید ہونے کو سمجھا جاتا ہے ان میں رسول کے لفظ سے مراد نبی ہیں کیونکہ مولوی اشرف علی تھانوی نے "اختصار بیان القرآن" صـ۲۷۹ پر لکھا ہے کہ رسول صرف اسی کو کہتے ہیں جو نئی شریعت لے کر آئے۔ اور نبی عام ہے خواہ نئی شریعت لیکر آئے یا پرانی شریعت کی تبلیغ کرے۔ اور یہ بات تفاسیر کی روشنی میں طے شدہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تک جتنے بھی انبیاء تشریف لائے ان میں کوئی بھی نبی نئی شریعت کا حامل نہیں تھا اس لئے وہ سب کے سب نبی تھے۔ ان میں سے کوئی نبی بھی رسول نہیں تھا۔ اور یہ بھی طے شدہ ہے کہ انہی میں سے کچھ لوگ شہید کئے گئے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ شہید ہونے والوں میں کوئی بھی رسول نہیں تھا، بلکہ سب کے سب نبی تھے۔
لہٰذا اعلیٰحضرت نے "الملفوظ" میں جو کچھ فرمایا ہے وہ قرآن کا انکار نہیں بلکہ قرآن کی ترجمانی ہے۔

(۳) قبر شریف میں حضور کی حقیقی جسمانی زندگی اور قبر شریف میں ازواج طیبات کی بازیابی پر اعتراض کے جواب میں مناظر اہلِ سنّت نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی نے اپنی طرف سے گڑھ کر نہیں فرمائی ہے بلکہ فریقین کے مسلم الثبوت امام حضرت علامہ زرقانی کا حوالہ خود الملفوظ میں اسی مقام پر موجود ہے۔ چنانچہ زرقانی شرح مواہب الدینہ کی چھٹی جلد کے صفحہ ۱۶۹ پر عرفائے امّت کا یہی عقیدہ بیان کیا گیا ہے

خود بانیٔ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے بھی اپنی کتاب "جمال قاسمی" کے صـ۱۶و۱۷ پر ا
عقیدہ کا اظہار کیا ہے کہ قبر شریف میں حضور کی زندگی حقیقی اور جسمانی ہے۔ اور وفات
کے بعد بھی حضور کا رشتۂ نکاح ازواجِ طیّبات کے ساتھ باقی ہے۔

(۴) حدائقِ بخشش حصّہ سوم پر اعتراض کے جواب مناظر اہلِ سنّت نے ا
فرمایا کہ جن اشعار پر دیوبندی مناظر نے اعتراض کیا تھا نہ وہ اعلیٰ حضرت کے اشعار
اور نہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی شان میں لکھے گئے ہیں۔ یہ خود علمائے
دیوبند کی سب سے بڑی شقاوت اور گستاخی ہے کہ وہ اس طرح کے اشعار کو حضرت امّ المو
سیّدہ عائشہ صدیقہ کی ذات پر منطبق کر کے گستاخی کا ایک ماحول پیدا کر رہے ہیں اور ا
وہ اس لئے کر رہے ہیں کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جناب میں وہ گست
کے عادی ہیں۔ جیسا کہ اپنی کمسن مریدنی کے ساتھ مولوی اشرف علی تھانوی نے بڑھ
میں جو شادی کی تھی اس کی رسوائیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے انھوں نے ایک واقعہ
بیان کیا ہے جس کی اشتعال انگیز عبارت یہ ہے۔

"ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا ہے کہ احقر (تھانوی) کے گھر حضرت عائشہ
والی ہیں۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ۔ میرا ذہن معًا اسی کمسن بیوی) کی طرف منتقل ہوا۔ ا
مناسبت سے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکا
کیا تھا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔
قصّہ یہاں ہے۔" (رسالہ الامداد، ماہ صفر ۱۳۳۵ھ صـ۸)

ماں کے متعلق اپنے گھر آنے کی خبر معلوم کر کے کوئی بے غیرت، بدنصیب ا
رذیل ہی شخص ہوگا جو یہ کہے گا کہ اسے کمسن بیوی ہاتھ لگے گی۔ یہ بات لکھ کر تھانوی صا
نے حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں جو نا قابلِ برداشت گست
کی ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔

جلسۂ مناظرہ میں شریک ہونے والے مشاہیر علماءِ اہلِ سنت

(۱) مجاہدِ ملت حضرت علامہ الحاج شاہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ (۲) سلطان المناظرین امینِ شریعت حضرت علامہ مفتی رفاقت حسین صاحب قبلہ (۳) شہزادۂ اعلیحضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری صاحب قبلہ (۴) خطیبِ مشرق مولانا مشتاق احمد نظامی (۵) نائب مفتیٔ اعظم حضرت علامہ شریف الحق صاحب امجدی (۶) مجاہدِ دوراں حضرت مولانا سید مظفر حسین صاحب کچھوچھوی (۷) قائدِ ملت حضرت مولانا سید شاہ اسرار الحق صاحب (۸) فخرِ بہار حضرت مولانا محمد میاں کامل سہسرامی (۹) پیرِ طریقت مولانا سید شاہ عبد الحق صاحب قبلہ (۱۰) فیض العارفین مولانا صوفی شاہ غلام آسی صاحب قبلہ (۱۱) رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد حسین صاحب سنبھلی (۱۲) حضرت علامہ الحاج ارشد القادری صاحب (۱۳) انتخاب العلماء مولانا انتخاب قدیری صاحب (۱۴) استاذ العلماء مولانا ضیاء الحسن صاحب سہسرامی (۱۵) فاضلِ اجل مولانا مفتی غلام محمد خانصاحب (۱۶) خطیبِ اہلسنت مولانا مجیب اشرف صاحب (۱۷) جامعِ معقولات مولانا عاشق الرحمٰن صاحب (۱۸) سراج الملت مولانا شاہ سراج الہدیٰ صاحب (۱۹) فاضلِ جلیل مولانا عبد الحلیم صاحب (۲۰) نقیبِ اہلسنت حضرت مولانا محمد اسلم صاحب مقصود پور (۲۱) فاضلِ جلیل مولانا ظل الرحمٰن صاحب (۲۲) فاضلِ نوجوان مولانا ثناء المصطفیٰ صاحب (۲۳) ادیب العصر مولانا محمد یٰسین اختر صاحب (۲۴) مناظرِ اہلِ سنت مولانا مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب مضطر (۲۵) فاضلِ جلیل مولانا عبد الواحد صاحب رضوی (۲۶) خطیبِ ملت مولانا عبد الودود صاحب فقیہہ

شائع کردہ

مکتبہ جامِ نور

۴۲۲، مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶

جھریا ضلع دھنباد کا تاریخی مناظرہ

رودادِ مناظرہ

مناظرِ دیوبند	مناظرِ اہلسنت
مولانا محمد طاہر گیاوی صاحب	رئیس القلم علامہ ارشد القادری صاحب

شائع کردہ
مکتبہ جامِ نور
۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

Rs. 3-